

اردو ناول بخت تحریر : از مہر النساء شاہ میر قسط نمبر 14

وہ کئی گھنٹوں سے ایک غیر مرئی نکتے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا جب سے ہالے گئی تھی وہ کئی گھنٹوں سے ایک غیر مرئی نکتے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا جب سے ہالے گئی تھی اس کو کسی پل چین نہیں تھا سوچ سوچ کے اسکا دماغ پھٹ رہا تھا وہ کس طرح اس کے بغیر رہے گا کل تک ہالے دنیا تھی آج وہ ایک سراب بن گئی تھی جس کے پیچھے ہارون نے اپنی زندگی لگا دی تھی اسکی زندگی تو ہالے سے شروع ہوتی تھی اور ہالے پہ ختم ہوتی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے سارے پلانز تو ہالے کے ساتھ بنتے تھے دن اس کے ساتھ طلوع ہو کے اس کے ساتھ غروب ہوتا تھا تھا ایکدم ساری زندگی جیسے رک سی گئی تھی اس کے پاس کرنے کو کوئی کام تھا نہ جانے کو کوئی جگہ کیا واقعی اس نے خود کو ویسٹ کر دیا تھا کیا اپنے ہالے کے علاوہ دنیا میں کچھ اور دیکھا ہی نہیں تھا اور اگر ایسا نہیں تھا تو اس کو چین کیوں نہیں آ رہا تھا جو آئینہ اس نے کل دیکھا تھا اس میں نظر آنے سفیر کو اسلام آباد سے آئے دس دن ہو گئے تھے وہ صبح میں آفس چلا جاتا اسکی واپسی دیر سے ہی ہوتی ان دنوں وہ ہالے کے ساتھ بھی وقت نہیں گزار پار ہا تھا کام کا بوجھ اس کو ہلکان کیسے دے رہا تھا لیکن وہ پھر بھی دن میں چند منٹ کے لئے اس کو کال کر لیتا تھا ہالے بھی ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی جارہی کیونکہ ہارون نے فلحال یونیورسٹی نہ جانے کی قسم کھا رکھی تھی اس دن کے بعد ہالے اس سے ملنے بھی نہیں گئی تھی

دونوں ایک دوسرے سے کتراتے پھر رہے تھے ایک ان دیکھی سی دیوار تھی جو ان دونوں کے درمیان حائل تھی لیکن ہالے نہ سوچ لیا تھا آج وہ اس کو لے کر کسی اچھی جگہ کھانا کھانے جائے گی اسلئے اس نے ہارون کو کال کرنے کا ارادہ کیا اسکی چھٹی ہونے میں ابھی پندرہ منٹ تھے کال جا رہی تھی ہارون اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کتاب دیکھ رہا تھا کیونکہ کتاب میں لکھا ایک بھی لفظ اسکی یادداشت کا حصہ نہیں بن رہا تھا اس کا دماغ نہیں دور ہی تھا جب اس نے سکرین یہ ہالے کا نام حملتے دیکھا وہ چند لمحے سانس رو کے پلکیں جھپکائے ساکت ساسکرین کو دیکھے گیا چند لمحے مزید سر کے موبائل بچ بچ کر بند ہو چکا تھا کال کٹ چکی تھی اس نے جھپٹ کے موبائل کو اٹھایا تھا اس نے کیوں نہیں اٹھائی کال اف ف کیا وہ دوبارہ کال کرے گی اور اگر نہیں کی تو؟ اتنے میں موبائل ایک بار پھر تھر تھر آیا تھا ہارون نے ایک سیکنڈ ضائع کئے بغیر کال پک کی

تھی

ہیلو ہاری کیسے ہو فون سپیکر میں اس کی چہلتی ہوئی سی آواز سنائی دی بھی ہارون نے سکون سے آنکھیں موند لی تھیں کتنے دنوں بعد یہ مہربان آواز سنی تھی دل پہ جیسے ٹھنڈی سی پھوار پڑی تھی ہاری آواز آرہی ہے؟ تم سن رہے ہو کچھ بولو بھی ہاں میں سن رہا ہوں اس کے حلق سے بھی پھی سی آواز نکلی تھی میں یونی میں ہوں تم آسکتے ہو مجھے پک کرنے؟

بارون نے سر بالکنی کی گرل کے ساتھ سر نکار کہا تھا آنکھیں ہنوز موند رکھی تھیں شاید وہ اس آواز کو مکمل یکسوئی کے ساتھ سننا چاہتا تھا بارون کچھ بولو گے بھی؟ میں کچھ پوچھ رہی ہوں جو اب تو دو؟ وہ اب ذرا بلند آواز میں بولی تھی

دس منٹ تک آ رہا ہوں میں وہ اسی طرح آنکھیں موندے ہلکا سا بڑ بڑ آیا تھا اور ساتھ ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ہاں وہ ٹھیک ہونا چاہتا تھا لیکن کوئی بھی مرض ہاتھ سے کھینچ کر ناخنوں سے نوچ کر نہیں نکالا جا سکتا ہر علاج وقت مانگتا ہے روزانہ کا ڈوز مانگتا ہے کسی بھی بیماری کو ایک دن میں نہیں نکالا جا سکتا اور اس بیماری سے منہ موڑ کر تو ہر گز نہیں اگر اس کو ٹھیک ہونا تھا تو اسے اپنی بیماری کو سامنے بٹھانا تھا اسکو کہنا تھا کہ وہ اب اس کو مزید ہانٹ نہیں کر سکتی اب مزید اسکو جھکا نہیں سکتی اب اس کو ختم ہونا ہو گا کیونکہ اب اس کا جسم اس بیماری سے تنگ آ گیا ہے اس کے جسم کو سکون چاہئے آزادی چاہئے اور یہ حق ہے اسکا وہ ہالے سے ملے گا کیوں کہ بیماری ہالے نہیں ہے بیماری اس کے دماغ میں ہے ہالے تو دل ہے یہ سلطان منزل کے لاؤنج کا منظر تھا جہاں حسینہ بیگم سنگل صوفے پر بیٹھی تھیں اور مہر ماہ ان کے قدموں میں

بیٹھی تھی وہ اس کے سر میں تیل سے مالش کر رہی تھیں ساتھ ہی ہالے کو غائبانہ صلواتیں سنارہی تھیں نہ تم مجھے یہ بتا دو بس کہ کونسی لڑکیاں آئے روز باہر کا کھانا کھاتی ہیں جو میری اس نالائق اولاد کو گھر میں چین ہی نہیں آتا کیسے کیسے کھانے بناتی ہوں میں لیکن مجال ہے جو یہ لڑکی گھر

کا کھانا چکھ بھی لے

ماما اسکو پسند ہے آپ کیوں بلاوجہ اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں کھانے دیں نہ اس کو جو دل کرتا ہے موٹی ہوتی جارہی ہے وہ دیکھا ہے تم نے اس کو کبھی غور سے ارے گھر کا کھانا اپنی نگرانی میں بنواتی ہوں میں اور یہ ہوٹلوں کا کھانا ایک تو اتنا آئی اوپر سے پتہ نہیں سبزی اور گوشت دھو کر بھی استعمال کرتے ہیں یا نہیں وہ سخت خفا تھیں

ماما آپ ٹینشن کیوں لیتی ہیں وہ ہالے ہے کم از کم وہ اس معاملے میں وہ بیسٹ ہے آپ سبزی اور گوشت نہ دھلنے کی بات کرتی ہیں لیکن اگر کھانے میں نمک کا ایک دانہ یا پھر ذراسی بھی مرچ کم یا زیادہ ہو اس سے نہیں بچ سکتا کیا کیا پچھلا ہفتہ بھول گئی ہیں آپ؟ جب نرگس نے چکن دھوئے بغیر وائٹ کڑاہی بنائی تھی اور پھر ایک نوالہ لیتے ہی ہالے نے کہہ دیا تھا چکن سہی دھلا نہیں ہے اور وہی ہوا نرگس نے واقعی نہیں دھویا تھا ماما وہ کھانے کے معیار پر سمجھو تہ نہیں کر سکتی لکھوالیں مہر نے تفصیل سے جواب دیا تھا

کہتی تو ٹھیک ہو بڑی ہی کائیاں ہے کل مجھے کہتی ہے کہ آپ سے ساری دنیا کے کھانے بنوالو لیکن آپ روٹی نہیں

بنا سکتیں آپ اس کے کنارے کچے اور موٹے کر دیتی ہیں

اچھا پھر کیا کہا آپ نے مہر دلچسپی سے پوچھا تھا

کیا کہنا تھا میں نے اٹھایا جو تا اور بھاگ گئی کمبخت ویسے ایک بات ہے کہتی تو وہ بھی ٹھیک ہے میری پھپھو مرحوم بھی جب ابا سے ملنے گاؤں

سے شہر آتی تھیں تو اگر کبھی بھی میں ان کے لئے روٹی بناتی وہ فوراً سمجھ جاتیں اور کہتی تھیں حسینہ اللہ دشمن کو بھی تیرے ہاتھ کی بنی روٹی نہ کھلائے وہ مہر کے کان کے پاس جھکی سرگوشی نما آواز میں کہہ رہی تھیں

کچھ بھی ہو مجھے تو آپ کے ہاتھ کی روٹی بہت پسند ہے مہر ماہ محبت سے کہہ رہی تھی

بھلا کوئی تمہارے جیسا ہو سکتا ہے کیا تم تو جان ہو میری اچھا یہ بتاؤ یہ ہارون بھیاس کے ساتھ گیا ہے نہ ؟

ماما مجھے تو یہی کہہ رہی تھی کہ ہارون اس کو پک کر دیگا پھر واپسی پہ ڈراپ بھی کر دے گا

جی آج آئینے دو اس کو یہ ہارون والا قصہ بھی ذرا ختم کروں اب تو شاہد نے باقاعدہ رشتہ ڈالا ہے اب کیا اچھا لگتا ہے دونوں کا ساتھ گھومنا پھر نا آج شام نوال کو چائے پہ بلا رکھا ہے میں نے اسی سلسلے میں اور یہ بی بی اب تک اس کے ساتھ سڑکیں ناپ رہی ہیں پاگل کر دیگی مجھے یہ لڑکی کسی کی نہیں سنتی حسینہ آج سخت غصے میں تھیں واہ بھابی واہ بڑی بیٹی کی تو ابھی بات بھی پکی نہیں ہوئی اور چھوٹی کے سسرالیوں کو بلا لیا آپ کے بھی اپنے ہی اصول ہیں فروانے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اپنی زبان کے جوہر دکھائے تھے مہر تم جاؤ بیٹا اپنے کمرے میں ہالے کو کال کر کے گھر آنے کا بولو انہوں نے فروا کی بات کا جواب دیئے بغیر نرمی سے مہر ماہ سے کہا تھا وہ خود بھی اس سارے منظر میں خود کو مس فٹ محسوس کر رہی

تھی تب ہی جلدی جلدی اٹھ کر وہاں سے نکل گئی تھی  
 فروا تمہیں آج تک یہ نہیں پتہ چلا کہ کونسی بات بچوں کے سامنے کرنی ہے  
 اور کون سی نہیں رہی بات رشتے کی تو شاہد اور نوال دو بار مجھ سے اور  
 معراج سے ہالے کی بابت بات کر چکے ہیں اور رہی بات مہر کی تو اس کے  
 لئے میری کزن کے بیٹے اکرام کا پروپوزل آیا ہے دو مہینے ہوئے ہیں جرمنی  
 سے واپس آیا ہے کل ہی بات کی ہے رضیہ نے مجھ سے بابا اور معراج سے  
 بات کر کے اسی ہفتے بلالوں گی انکو بھی تم کیوں پریشان ہوتی ہو وہ بظاہر  
 مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں لیکن فروا کا دماغ بھک سے اڑا تھا  
 کیا مطلب ہے آپ کا مہر کے لئے آپ سفیر کے علاوہ کسی اور کا سوچ بھی  
 کیسے سکتی ہیں مہر میری بہو بنے گی یہ تو

طے ہے بچپن سے آپ ابھی منع کریں رضیہ آپا کو یہ رشتہ نہیں ہو سکتا

اچھا مہر تمہاری بہو بنے گی اور یہ کسی نے طے کیا؟

میں نے آپ سے بات کرنے والی تھی بھابی میں بس سفیر کے سیٹل ہونے  
 کے انتظار میں تھی سفیر کو اپنے دادا کا بزنس سمبھالتے ہوئے چھ سال ہو  
 گئے ہیں فروا اب تک وہ سیٹل نہیں ہوا؟ تیس سال کا ہو گیا ہے وہ ان تیس  
 سالوں میں تم کیا تم نے ایک بار بھی سفیر کے لئے مہر کا ہاتھ مانگا ہے؟  
 تمہیں لگتا ہے میری مہر

مہر تم جاؤ بیٹا اپنے کمرے میں ہالے کو کال کر کے گھر آنے کا بولو انہوں نے  
 فروا کی بات کا جواب دیئے بغیر نرمی سے مہر ماہ سے کہا تھا وہ خود بھی  
 اس سارے منظر میں خود کو مس فٹ محسوس کر رہی تھی تب ہی جلدی

جلدی اٹھ کر وہاں سے نکل گئی تھی  
 فروا تمہیں آج تک یہ نہیں پتہ چلا کہ کونسی بات بچوں کے سامنے کرنی ہے  
 اور کون سی نہیں رہی بات رشتے کی تو شاہد اور نوال دو بار مجھ سے اور  
 معراج سے ہالے کی بابت بات کر چکے ہیں اور رہی بات مہر کی تو اس کے  
 لئے میری کزن کے بیٹے اکرام کا پروپوزل آیا ہے دو مہینے ہوئے ہیں جرمنی  
 سے واپس آیا ہے کل ہی بات کی ہے رضیہ نے مجھ سے بابا اور معراج سے  
 بات کر کے اسی ہفتے بلالوں گی انکو بھی تم کیوں پریشان ہوتی ہو وہ بظاہر  
 مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں لیکن فروا کا دماغ بھک سے اڑا تھا  
 کیا مطلب ہے آپ کا مہر کے لئے آپ سفیر کے علاوہ کسی اور کا سوچ بھی  
 کیسے سکتی ہیں مہر میری بہو بنے گی یہ تو

طے ہے بچپن سے آپ ابھی منع کریں رضیہ آپا کو یہ رشتہ نہیں ہو سکتا

اچھا مہر تمہاری بہو بنے گی اور یہ کسی نے طے کیا؟

میں نے آپ سے بات کرنے والی تھی بھابی میں بس سفیر کے سیٹل ہونے  
 کے انتظار میں تھی سفیر کو اپنے دادا کا بزنس سمبھالتے ہوئے چھ سال ہو  
 گئے ہیں فروا اب تک وہ سیٹل نہیں ہوا؟ تیس سال کا ہو گیا ہے وہ ان تیس  
 سالوں میں تم کیا تم نے ایک بار بھی سفیر کے لئے مہر کا ہاتھ مانگا ہے؟  
 تمہیں لگتا ہے میری مہر دل کا حال جان سکتی ہیں کیونکہ وہ آپ کے وجود  
 کا حصہ ہے آپ کی سگی اولاد ہے لیکن آپ مہر کے دل کا حال نہیں جان  
 سکتیں کیوں کہ آپ اس کی ماں نہیں ہے وہ آپ کے وجود کا حصہ نہیں ہے  
 آپ اس پہ ظلم کر سکتی ہیں بھائی کیونکہ اس کی تکلیف اس کی ماں ہی

محسوس کر سکتی ہے آج مجھے پتہ چل گیا ہے کہ کسی کو بیٹی کہنے سے کوئی بیٹی بن نہیں جاتی مہر کو اپنی محبت کھونی پڑے گی اور وجہ آپ ہوں گی اگر اس کی ماں زندہ ہوتی تو ایسا کبھی نہ ہوتا خیر آپ بلا لیں رضیہ آپ کو میں تیاری کر لوں گی

حسینہ کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں وہ اپنی جگہ پہ برف ہو چکی تھیں وہ بالکل ساکت سی بیٹھی فروا کی باتیں سن رہی تھیں ان کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا ان کی آنکھوں میں ایک زخمی سا تاثر ابھر اٹھا

فروا تم بات کر لو سفیر سے اس مہینے مہر اور سفیر کی رسم کرنا چاہتی ہوں میں اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے اور ایک بات اور مہر کی ماں نہیں مری میں ہوں اسکی کی ماں وہ نہیں کھوئے گی اپنی محبت میں اس کو وہ سب دوں گی

جو ایک ماں اپنی بیٹی کو دیتی ہے وہ رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھیں جیسا آپ چاہیں بھابی میں آج ہی بات کروں گی سفیر سے آپ تسلی رکھیں انکا تیر نشانے پر لگا تھا انہوں نے حسینہ کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا فروانے اپنا کام کر دیا تھا انہوں نے حسینہ کے "گلٹ" کو ہوا دی تھی جو کام کوئی دلیل کوئی مجبوری کوئی محبت کوئی دھمکی نہیں کروا سکتی وہ کام "گلٹ" کروا سکتا ہے؟